سوال

(235) رشوت اوراس کے نقصانات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رشوت اوراس کے نقصانات

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رشوت اوراس کے نقصانات

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ہر اس شخص کے نام جو اسے دیکھے یا سنے،اللہ تعالیٰ مجھے اورانہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اورانہیں عذاب جہنم سے بچائے!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ اما بعد:

جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اور نہایت سختی کے ساتھ حرام قرار دیا،ان میں سے ایک رشوت بھی ہے،رشوت یہ ہے کہ اپنی کسی ایسی مصلحت کے پورا کرنے کے لئے کسی ایسے ذمہ دار شخص کی مذمت میں مال پیش کرنا جس پر اس مال کے بغیر اسے پورا کرنا واجب تھا اور اگر رشوت دینے سے مقصود اپنے حق کا حصول نہ ہو،بلکہ اس سے مقصود کسی حق کا ابطال یا کسی باطل کا احقاق یا کسی پر ظلم کرنا ہو تو پھر اس کی حرمت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

ابن عابدین (شامی) رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ''حاشیہ'' میں لکھا ہے کہ رشوت وہ ہے جسے ایک شخص کسی حاکم وغیرہ کو اس لئے دیتا ہے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کردے یا اسے وہ ذمہ داری دے دے جسے وہ چاہتا ہے،انہوں نے اس تعریف کے ساتھ یہ واضح کیا ہے کہ رشوت عام ہے کہ خواہ مال ہو یا کسی اورطرح کی منفعت اور''حاکم'' سے مراد (جج) ہے اور''وغیرہ'' سے مراد وہ شخص جس کے ہاں رشوت دینے والے کی مصلحت پوری ہو سکتی ہو خواہ اس کا تعلق حکمرانوں سے ہو یا سرکاری ملازمین سے یا خاص اعمال بجالانے والے ذمہ داروں سے مثلاً تاجروں،کمپنیوں اورجاگیرداروں وغیرہ کے نمائندے وغیرہ''فیصلہ'' سے مراد یہ ہے کہ رشوت لینے والا رشوت دینے والے کی مرضی کے مطابق فیصلہ کردے تاکہ رشوت دینے والے کا مقصد پورا ہو جائے خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر۔

برادران اسلام!رشوت ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حرام قرار دیا ہے اوررسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے لہذا واجب ہے کہ اس خود

بھی اجتناب کیا جائے اور لوگوں کو بھی اس سے اجتناب کی تلقین کی جائے کیونکہ یہ فساد عظیم ،گناہ کبیرہ اور بھیانک نتائج کا سبب بنتی ہے ، یہ گناہ اور ظلم کی ان باتوں سے ہے ،جن پر تعاون کرنے سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ ۵/۲)

''اور (دیکھو) نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔''

اللہ تعالی نے باطل طریقے سے لوگوں کے مال کھانے سے منع فرمایا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ (النساء ۴/۲۹)

''اے ایمان والو!ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاو ہاں اگر باھم رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ ہو جائے تو وہ جائز ہے ۔)''

اور فرمایا :

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرہ ۲/۱۸۸)

''اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاو اور نہ اس کو (رشوت کے طور پر) حاکموں کے پاس پہنچاو تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھا جاو اور (اسے) تم جانتے بھی ہو۔''

رشوت، باطل طریقے سے مال کھانے کی صورتوں میں سے انتہائی بدترین صورت ہے کیونکہ اس میں دوسرے انسان کو مال اس لئے دیا جاتا ہے تاکہ اسے حق سے منحرف کر دیا جائے ۔ رشوت دینا ،لینا اور درمیان میں معاملہ کروانا سب حرام ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''رشوت لینے والے ،دینے والے اور دونوں کے درمیان واسطہ بننے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہے ۔'' (احمد، طبرانی)

اللہ تعالی کی طرف سے لعنت کے معنی اس کے فیضان رحمت سے دھتکارنے اور دور کر دینے کے ہیں ۔ ۔ ۔ نعوذباللہ من ذلک ۔ ۔ ۔ اور یہ سزا کسی کبیرہ گناہ ہی کی ہو سکتی ہے ،رشوت کا تعلق ان حرام کاموں سے ہے جن کی حرمت کا قرآن میں بھی ذکر ہے اور سنت میں بھی اور حرام کھانے کی وجہ سے اللہ تعالی نے یہودیوں کی مذمت کی اور اسے ان کی بہت بڑی برائی قرار دیا ہے ،چنانچہ فرمایا :

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ (المائدہ ۵/۴۲)

''(یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں ۔''

اور فرمایا :

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (المائدہ ۵/۶۲)

''اور تم دیکھو گے کہ ان میں سے اکثر گناہ، زیادتی اور حرام کھانے میں جلدی کر رہے ہیں بے شک یہ جو کچھ کرتے ہیں برا کرتے ہیں ۔''

نیز فرمایا :

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (المائدہ ۵/۶۳)

''بھلاان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں۔''

مزید فرمایا:

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ١٦٠ وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ (النساء۱۶۰/۴-۱۶۱)

''توہم نے یہودیوں کے ظلموں کے سبب (بہت سی) پاکیزہ چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں، حرام کردیں اور اس سبب سے بھی کہ وہ اکثر اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے تھے اور اس سبب سے بھی کہ باوجود منع کئے جانے کے سود لیتے تھے اور اس سبب سے بھی کہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔''

بہت سی احادیث مبارکہ میں اس حرام چیز سے اجتناب کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کے بھیانک انجام کو بھی بیان کیا گیا ہے مثلا ابن جریرؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو گوشت مال حرام سے پیدا ہوا ہو، جہنم کی آگ ہی اس کے لئے زیادہ مستحق ہے'' عرض کیا گیا'' مال حرام سے کیا مراد ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا'' فیصلہ کرنے کے لئے رشوت قبول کرنا۔'' امام احمد نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس قوم میں سود عام ہوجائے تو وہ قحط سالی میں بمتلا ہوجاتی ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہوجائے، اس پر دشمن کا رعب طاری ہوجاتا ہے۔'' طبرانی نے ابن مسعود کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ'' حرام یہ ہے کہ قرض کے لئے رشوت طلب کی جائے'' ابو محمد الدین ابن قدامہ نے'' المغنی'' میں لکھا ہے کہ حسن اور سعید بن جبیر نے **أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ** کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد رشوت ہے، ابن قدامہ نے مزید لکھا ہے کہ قاضی اگر رشوت قبول کرے تو رشوت اسے کفر تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ وہ گویا اللہ تعالی کے نازل کردہ حکم کے بغیر کسی اور حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہے اور جو شخص اللہ تعالی کے نازل کردہ حکم کے بغیر فیصلہ کرے تو وہ کافر ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ'' بے شک اللہ تعالی پاک ہے اور وہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے'' اور اللہ تعالی نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا تھا:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا (المومنون ۵۱/۲۳)

''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاو اور عمل نیک کرو۔''

اور (مومنوں کو حکم دیتے ہوئے) فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (البقرۃ ۱۷۲/۲)

''اے اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم تم کو عطا فرمائی ہیں، ان کو کھاو۔''

پھر آپؐ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو بہت لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ حال اور غبار آلود ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے یارب! یارب! لیکن اس کا کھانا حرام ہے ،اس پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے، حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی تو اس آدمی کی دعا کیسے قبول ہو؟

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو، اس کی نارضگی سے بچو، اس کے غضب کے اسباب سے اجتناب کرو کہ جب اللہ تعالی کے حرام کردہ امور کا ارتکاب کیا جائے تو وہ بہت غیور ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ'' اللہ تعالی سے بڑھ کر کوئی اور زیادہ غیرت والا نہیں'' لہذا تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو مال حرام اور اکل حرام سے بچاو، اپنے آپ کو اور اپنے اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاو، جو اس گوشت کی زیادہ مستحق ہے جو حرام سے پیدا ہوا ہے۔ حرام کھانا دعا کی قبولیت میں حجاب بن جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے جو صحیح مسلم کے حوالہ سے ذکر کی گئی ہے نیز طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ کے پاس اس آیت کی تلاوت کی :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (البقرۃ ۲/۱۶۸)

''لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں، وہ کھاؤ۔''

توسعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالی مجھے مستجاب الدعاء بنادے۔ ''تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اے سعد! اپنا کھانا پاک کرلو مستجاب الدعوۃ بن جاؤ گے، اس ذات گرامی کی قسم! محمد (ﷺ) کی جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ بندہ جب ایک حرام لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور جس بندے کا گوشت مال حرام سے پلا بڑھا ہو، جہنم کی آگ ہی اس کے زیادہ مستحق ہے۔''

اس حدیث کو حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع العلوم والحکم ''میں امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے ذکر فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کھانے کا پاک نہ ہونا اور رزق کا حلال نہ ہونا قبولیت دعا میں مانع ہے اور دعا کے دربار الہی تک پہنچنے میں حجاب ہے اور حرام کھانے والے کے لئے کہ کس قدر وبال اور خسارے کا سودا ہے۔

نعوذ باللہ من ذلک۔

اللہ تعالی نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاو یعنی جہنم کی آگ، اللہ تعالی کے عذاب اور دیگر دردناک سزاوں سے خود بھی نجات حاصل کرو اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس سے نجات دلاو :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (التحریم ۶۶/۶)

''اے اہل ایمان اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو (آتش) جہنم سے بچاو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر سخت دل اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں اللہ تعالی انہیں جو حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ جو حکم دیئے جاتے ہیں بجالاتے ہیں۔''

مسلمانو اپنے رب کے اس فرمان پر لبیک کہو، اس کے امر کی اطاعت بجالاو، اس کی نہی سے اجتناب کرو اور اس کے غضب کے اسباب سے بچو، دنیا و آخرت میں شادکام ہو جاوگے، ارشاد باری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ٢٤ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الانفال ۸/۲۴-۲۵)

''مومنو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو جب کہ رسول اللہ (ﷺ) تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے اور جان رکھو کہ اللہ تعالی، آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کئے جاوگے اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گناہ گار ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالی سخت عذاب دینے والا ہے۔''

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ان لوگوں میں سے بنادے جو بات سنتے ہیں تو اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں، جو نیکی وتقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنے نفسوں کی شرارتوں اور برے عملوں سے بچائے اپنے دین کی مدد فرمائے اپنے کلمہ کو سربلندی نصیب کرے اور ہمارے حکمرانوں کو ہر اس بت کی توفیق بخشے جس میں بندوں اور شہروں کی بھلائی اور بہتری ہو، بے شک وہی کارساز وقادر ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 324

محدث فتویٰ